سوال

(257) بدعت اور اہل کے بارے میں چند سوالات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

۱۔ ہم وضع باقور ضلع ابوتیج صوبہ اسیوط (مصر) میں رہتے ہیں۔ ہم اس وقت کچھ بدعات (خلاف شرع امور) کی وجہ سے کافی پریشان ہیں۔ جناب سے گزارش ہے کہ بدعت کے متعلق شافی جواب عنائت فرمائیں تاکہ ہم لاعلمی کی وجہ سے غلطیاں نہ کریں بلکہ سمجھ کر اسلام کے اصولوں پر عمل کریں اور بدعات سے باز رہیں اور دوسروں کو بھی بدعت سے منع کریں علاوہ ازیں یہ بھی ارشاد فرمائیں کہ اس موضوع پر رہنمائی کرنے والی کتابیں کون سی ہیں؟ اللہ تعالیٰ خیر اور ہدایت کی طرف ہماری اور آپ کی رہنمائی کرے۔

۲۔ ہم نوجوان دین کی طرف راغب ہیں حالانکہ ہمیں والدین کی طرف سے سخت رد عمل کا سامنا ہے۔ کیونکہ ان پر مادیت غالب ہے اور وہ دین کے معاملہ میں بے پرواہیں۔ آپ یہ فرمائیں کہ کون سی اچھی کتابیں بدعات سے خالی ہیں جن کا ہم مطالعہ کریں نیز صراط مستقیم کی طرف لے جانے والے اسباب کون کون سے ہیں؟ ہم چونکہ دین کی طرف راغب ہیں اور ان کے بدعتوں والے مذاہب کی تردید کرتے ہیں، اس لیے وہ ہمیں جیب خرچ بھی نہیں دیے اس لیے جناب سے گزارش ہے کہ اچھی کتابوں کی ایک فہرست بنادیں تاکہ ان میں سے جتنی ممکن ہوں ہم خرید سکیں اور علم وبصیرت کی روشنی میں اللہ کی عبادت کرسکیں۔ کیا یہ صحیح ہے کہ کچھ حدیثیں ضعیف اور موضوع بھی ہوتی ہیں؟ ہم انہیں کیسے پہچان سکتے ہیں؟ جب کہ ان میں سے سی ضعیف احادیث ائمہ وخطباء کی زبان سے سنتے ہیں۔

۳۔ ہمارے ہاں جو بہت سے صوفیانہ سلسلے پائے جاتے ہیں مثلاً شاذلیہ، سعدیہ، برہانیہ وغیرہ ان کی کیا حقیقت ہے؟ ہم ان کی تردید کس طرح کرسکتے ہیں؟ اس موضوع پر تسلی بخش کتابیں کون کون سی ہیں؟ کیا وہ واقعی حق پر ہیں جس طرح کہ ان کا دعویٰ ہے؟

۴۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ائمہ مساجد مختلف مذاہب پر ہیں۔ جب بات چیت شروع ہوتی ہے تو اس کا انجام عموماً آپس میں لڑائی جھگڑے پر ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض نمازی اس امام کے پیچھے نماز پڑھنا چھوڑدیتے ہیں۔ ہمیں اس مسئلہ میں تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں، کیا ہم ایک مذہب کی پیروی کریں؟ ہم مذاہب کے درمیان کس طرح موافقت پیدا کرسکتے ہیں تاکہ حالات صحیح رہیں؟

۵۔ بعض لوگ کتاب اللہ کا ادب ملوظ خاطر نہ رکھتے ہوے ایات مقدسہ کی تفسیر اپنی خواہشات کے مطابق کرتے ہیں تاکہ لوگوں کو گمراہ کریں۔ اس کی ایک مثال یہ آیت مبارکہ ہے، سورۂ آل عمران میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ

''جولوگ اللہ کو یاد کرتے ہیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے۔'' (آل عمران: ۳/۱۹۱)

اس کا وہ لوگ یہ مفہوم لیتے ہیں کہ ذکر کرتے وقت ناچتے ہیں اور ایسے الفاظ گنگناتے ہیں جو سننے والوں کی سمجھ میں نہیں آتے اور دائیں بائیں جھومتے ہوئے اللہ حتی کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت کچھ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی مسائل ہیں مثلاً وہ خاندانی منصوبہ بندی کے قائل ہیں، عورتوں کے لیے گان اور نعتیں پڑھنا جائز سمجھتے ہیں اور سازوں باجوں کے ساتھ نعتیں پڑھتے ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ ہمیں دین کے بارے میں معلومات دیں تاکہ ہم اسے اچھی طرح سمجھ سکیں اور اہل بدعت کی تردید کرسکیں۔ نیز اس بارے میں کچھ

مفید کتابیں بیان فرمائیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

۱۔ آپ نے ان بدعتوں کی وضاحت نہیں فرمائی جن کے متعلق آپ جواب حاصل کرنا چاہتے ہیں تاکہ ہم تفصیل سے جواب دیتے ۔ لیکن ہم آپ کو ایک اہم اصول بتاتے ہیں کہ عبادات میں اصل منع ہے حتی کہ کوئی شرعی دلیل اجائے ۔ لہٰذا کسی عبادت کو شرعی قرار دینا یا اس کی تعداد اور کیفیت کے لحاظ سے شرعی قرار دینا اسی وقت ممکن ہے جب کوئی شرعی دلیل موجود ہو۔ جو کام اللہ تعالیٰ نے دین میں مشروع نہیں کیا، اسے ایجاد کرکے عملی جامہ پہنانا درست نہیں۔ ارشاد نبوی ہے :

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس کام (دین) میں وہ چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں تو وہ مردود (ناقابل) ہے۔''

۲۔ آپ قرآن مجید سیکھیں اسے کثرت سے پڑھیں، اس پر غور وفکر کریں، اس پر عمل کریں اور اس کی طرف بلائیں۔

حدیث شریف میں سے بھی حسب ضرورت سیکھیں، یعنی صحیح بخاری، مسلم اور حدیث کی دوسری کتابیں پڑھیں اور جس مقام پر اشکال محسوس ہو علمائے کرام سے دریافت کریں۔

۳۔ تصوف کے مختلف سلسلے شاذلیہ، احمدیہ، سعدیہ، برہانیہ، وغیرہ سب گمراہی کے راستے ہی، ایک مسلمان کو ان میں سے کسی کو اختیار نہیں کرنا چاہے۔ البتہ اس کا فرض ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفائ صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ اختیار کرے، جنہوں نے سنت کا راستہ اپنایا یا اسی طرح ان کے بعد والے عاملین سنت کا طریقہ اختیار کرے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے :

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ))

''میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اللہ کی مدد سے فیض یاب رہے گا، ان کو چھوڑ جانے والے یا ان کی مخالفت کرنے والے ان کا کچھ نقصان نہیں کرسکیں گے۔ حتی کہ اللہ کا حکم آجائے۔''

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ))

''سب سے بہترین لوگ میرے زمانہ کے ہیں (یعنی صحابہ) پھر وہ جو ان سے ملیں گے (یعنی تابعین)، پھر وہ جو ان سے متصل ہوں گے (یعنی تبع تابعین)''

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

((افترقت الیھود علی إحدی أو ثنتین و سبعین فرقۃ وتفرقت النصاری علی إحدی أو ثنتین و سبعین فرقۃ وتفترق أمتی علی ثلاث و سبعین فرقۃ کلھا فی النار إلا واحدۃ))

''یہودی اکہتر فرقوں میں بٹ گئے، عیسائی بہتر فرقوں میں بٹ گئے اور یہ امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہوجائے گی ایک کے سوا باقی سب فرقے جہنم میں جائیں گے۔''

حاضرین نے کہا: 'وہ کون لوگ ہیں یارسول اللہ!؟ ارشاد فرمایا:

((من کان علی مثل ما أنا علیہ الیوم وأصحابی))

''جو ایسے طریقے پر چلا جس پر آج میں اور میرے صحابہ ہیں۔''

ان کی تردید کے لیے آپ کو ان کے تفصیلی عقائد بدعتوں اور شبہات کا علم ہونا چاہیے۔ ان کو قرآن وسنت کی روشنی میں پرکھیں۔ اس سلسلہ میں اس موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں سے مدد مل سکتی ہے۔ مثلا ''السنن وابتدعات'' ''مصرع التصوف'' از عبدالرحمن الوکیل، ''الاعتصام'' از امام شاطبی 'الابداع والمضار'' از شیخ علی محفوظ، ''اغاثۃ اللھفان من مکائد الشیطان'' از علامہ ابن قیم رحمہم اللہ اور اس قسم کی دوسری کتابیں۔

۴۔ مذاہب اربعہ کے ائمہ اکرام میں فقہ کے فروعی مسائل میں اختلاف کے مختلف سے اسباب ہیں، مثلاایک حدیث ایک امام کی نظر میں صحیح ہے، دوسرے کے ہاں وہ صحیح نہیں، یاایک امام کو ایک حدیث پہنچی ہے دوسرے کو نہیں پہنچی، اس کے علاوہ اور بھی بہت سے اسباب ہیں جن کو وجہ سے آراء میں اختلاف پیدا ہوا۔ مسلمان کو ہر مجتہد کے بارے میں حسن ظن رکھنا چاہیے۔ ہر عالم مسائل ذکر کرتے ہوئے حق ہی کا متلاشی تھا، اگر وہ صحیح نتیجہ تک پہنچ گیا تو اسے دو چیزوں کا ثواب اور اگر اس سے اجتہاد میں غلطی ہوئی

تو بھی اسے اجتہاد کا ثواب ملے گا اور اس کی غلطی معاف ہے۔

ائمہ اربعہ کی تقلید کے بارے میں یہ بات ہے کہ جو شخص دلیل کی روشنی میں صحیح بات اخذ کرسکتا ہے، اس پر واجب ہے کہ دلیل پر عمل کرے۔ اگر اس میں یہ اہلیت نہ ہو تو حتی الامکان اس عالم کی بات مانے جو اس کے خیال میں سب سے زیادہ قبل اعتماد ہے۔ فروعی اختلاف کی وجہ سے مختلف آراء رکھنے والوں کو ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنے سے پرہیز نہیں کرنا چاہیے، بلکہ ان کے لیے ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھنا ضروری ہے صحابہ کرام صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین عظام رحمہم اللہ کا آپس میں فروعی مسائل میں اختلاف ہوا کرتا تھا۔ اس کے باوجود وہ ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھتے رہتے تھے۔

۵۔ قرآن مجید کی تفسیر کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ قرآن کی تشریح خود قرآن، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اقوال صحابہ وتابعین کی روشنی میں کی جائے اور اس سلسلے میں عربی زبان کے اسلوب بیان اور مقاصد شریعت کو پش نظر رکھا جائے۔۔ آیت مبارکہ:

الذین یذکرون اللہ قیما وقعودا وعلی جنوبھم

''جو لوگ کھڑے، بیٹھے لیٹے اللہ کو یاد کرتے رہتے ہیں۔'' (آل عمران: ۳/۱۹۱)

کی جو تفسیر آپ بیان کی ہے کہ بعض لوگ اس رقص، غیر شرعی اذکار، سمجھ میں نہ آنے والے (الفاظ و کلمات) گنگنانا، اللہ حی کہتے ہوئے دائیں بائیں جھومنا اور اس قسم کی دوسری چیزیں مراد لیتے ہیں، یہ تفسیر بالکل باطل ہے جس کی کوئی دلیل نہیں۔

آپ مذکورہ بالا آیت اور اس کقسم کی دوسری آیات کی تفسیر کے لیے تفسیر ابن کثیر، تفسیر ابن بغوی وغیرہ کا مطالعہ کرریں، تاکہ قابل اعتماد مفسرین کے اقوال سے حق کو سمجھ سکیں۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی نَبِیَّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

اللجنۃ الدائمۃ ، رکن : عبداللہ بن قعود، عبداللہ بن غدیان ، نائب صدر : عبدالرزاق عفیفی، صدر : عبدالعزیز بن باز۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلددوم- صفحہ 295

محدث فتویٰ